ترامیم کا پس منظر

ریزیڈنٹس (فرموں / کمپنیوں اور افراد) کی جانب سے بیرون ملک ایکویٹی سرمایہ کاری کی نظر ثانی شدہ پالیسی

ریزیڈنٹ پاکستانیوں کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ بیرون ملک سرمایہ کاری کریں اور بینک دولت پاکستان کے زر مبادلہ کے کتابچے کے باب 20 (پیرا 13) میں بعض طریقے دیے گئے ہیں جو مجاز کمرشل بینکوں کو اختیار کرنے ہیں اور ان شرائط کی تفصیل ہے جو ریزیڈنٹ پاکستانی سرمایہ کاروں کو پوری کرنی ہیں۔ ریزیڈنٹ پاکستانیوں کی جانب سے بیرون ملک کئی قسم کی سرمایہ کاری کی گئی ہے جس سے ملکی برآمدات کو بڑھانے اور ملک میں بیرونی سرمایہ کاری کو راغب کرنے میں مدد ملتی ہے۔ ایسی سرمایہ کاریوں میں سہولت دینے کے لیے اسٹیٹ بینک نے حال ہی میں مختلف فریقوں کی مشاورت سے اپنے ضوابط کا جائزہ لیا اور ریزیڈنٹ پاکستانی افراد، فرموں اور کمپنیوں کی جانب سے بیرون ملک ایکویٹی سرمایہ کاری سے متعلق اپنی پالیسی پر نظر ثانی کی ہے۔ نظر ثانی شدہ پالیسی کے مطابق بیرون ملک ایکویٹی سرمایہ کاری کو چار زمروں (الف، ب، ج اور د) میں تقسیم کیا گیا ہے تا کہ سرمایہ کاریوں کی درجہ بندی اور متعلقہ طریقوں کو زیادہ واضح کیا جا سکے۔ مزید یہ کہ اب بیرون ملک ایکویٹی کی سرمایہ کاری اسٹیٹ بینک کی پیشگی منظوری کے بغیر کی جا سکتی ہے، نئی پالیسی کے زمرہ الف، ب اور ج کے تحت۔ تاہم باقی لین دین بدستور موجودہ پالیسی کے زمرہ ج کے تحت انجام دیا جاتا رہے گا۔ بیرون ملک سرمایہ کاری کے طریقہ کار کو الف، ب اور د کے زمروں کے تحت لین دین کے لیے بھی آسان بنایا گیا ہے۔ نظر ثانی شدہ پالیسی کے تحت لین دین کے زمروں کی تفصیل اور قابل اطلاق ضوابط کا تقابل ذیل میں دیا گیا ہے:

زمرہ	اجزا	موجودہ ضوابط	نظر ثانی شدہ ضوابط
الف	**برآمدات کو فروغ دینے کے لیے بیرون ملک برآمدی نوعیت کی کمپنیوں کی جانب سے بیرون ملک ذیلی ادارے / برانچ کا قیام**	موجودہ پالیسی کے تحت تمام فرموں / کمپنیوں کے لیے ضروری تھا کہ وہ بیرون ملک نمائندہ دفاتر / ذیلی اداروں کے قیام کے لیے اسٹیٹ بینک کی پیشگی منظوری حاصل کریں۔ اسی طرح، بیرون ملک قائم نمائندہ دفاتر سے متعلق سالانہ تخمین شدہ اخراجات کی ترسیل کے لیے بھی اسٹیٹ بینک کی پیشگی منظوری درکار تھی۔	برآمدی نوعیت کی کمپنیوں کو اجازت دی جائے گی کہ وہ اسٹیٹ بینک کی پیشگی منظوری حاصل کیے بغیر اپنی برآمدات کو فروغ دینے کے لیے بیرون ملک اپنے ذیلی ادارے یا برانچ دفاتر قائم کریں اور نامزد کمرشل بینکوں کو اجازت ہو گی کہ درج ذیل شرائط پوری کرنے کے بعد ایسی درخواستوں پر کارروائی کریں۔ 1۔ بینکوں کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ برآمدی نوعیت کی کمپنیوں کی طرف سے بیرون ملک رقوم کی ترسیل کریں، جو ان کے تین کیلنڈر برسوں کی اوسط سالانہ برآمدی آمدنی کے 10 فیصد یا 100,000 ڈالر تک ہو یا دونوں میں سے جو بھی زیادہ ہو۔

			2۔ بینکوں کو یہ اجازت بھی دی گئی ہے کہ وہ دوسرے برس سے 30,000 ڈالر کی ترسیل کریں تاکہ بیرون ملک قائم / حاصل شدہ نمائندہ دفاتر کے سالانہ تخمین شدہ اخراجات کو پورا کیا جاسکے اور جائز وضاحت کے ساتھ اس رقم میں 10 فیصد سالانہ اضافہ کیا جاسکتا ہے۔
ب	**پاکستانی شہریوں کی جانب سے بیرون ملک سے سرمائے کے حصول کے لیے بیرون ملک ہولڈنگ کمپنی کا قیام**	اگرچہ موجودہ پالیسی کے تحت بیرون ملک ہولڈنگ کمپنی قائم کی جاسکتی ہے، تاہم کوئی ایسی مخصوص پالیسی نہیں ہے جس کے تحت پاکستان میں بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری کے لیے بیرون ملک ہولڈنگ کمپنی قائم کرنے کی اجازت ہو۔	ریزیڈنٹ (پاکستانی شہریوں کی) کمپنیوں، بالخصوص اسٹارٹ اپ فرموں، کو اسٹیٹ بینک کی منظوری کے بغیر بیرون ملک ہولڈنگ کمپنیاں قائم کرنے کی اجازت ہوگی۔ مخصوص کمرشل بینکوں کو ان کمپنیوں کی درخواستوں پر عمل کرنے کی اجازت دیدی گئی ہے، تاہم اس ضمن میں درج ذیل شرائط کا پورا ہونا لازمی ہے۔ 1۔ پاکستانی شہریوں کی کمپنیاں، بالخصوص اسٹارٹ اپس، جو ملک میں پہلے سے کام کر رہی ہیں اور انہیں کام کرتے ہوئے سات سال سے زائد کا عرصہ نہیں ہوا، انہیں دوسرے ملکوں سے سرمایہ جمع کرنے کے لیے بیرون ملک ہولڈنگ کمپنی قائم کرنے کی اجازت ہے۔ 2۔ اس مقصد کے تحت بینکوں کو 10 ہزار ڈالر کی ترسیل کی اجازت ہے، جس پر مخصوص شرائط وضوابط لاگو ہوں گے۔ 3۔ ریزیڈنٹ کمپنی کے حصص دار ملکی کمپنی کے حصص کا تبادلہ بیرون ملک ہولڈنگ کمپنی میں کرسکتے ہیں۔ ہولڈنگ کمپنی اپنے زیادہ تر فنڈز بیرون ملک سے پاکستان میں لانے کی پابند ہوگی، تاوقتیکہ ایک مخصوص ہدف حاصل نہ ہوجائے۔
ج	**کاروبار بڑھانے کے لیے ریزیڈنٹ کمپنیوں / فرموں کی بیرونِ ملک سرمایہ کاری**	موجودہ پالیسی کے تحت فرمیں / کمپنیاں بیرونِ ملک ایکویٹی سرمایہ کاری کے لیے اسٹیٹ بینک سے پیشگی	موجودہ پالیسی کو زمرہ-ج کے طور پر نئی پالیسی کا حصہ بنادیا گیا ہے۔ وہ ٹرانزیکشنز جو بیرون ملک سرمایہ کاری کے دیگر زمروں یعنی الف، ب اور د کے دائرے میں نہیں آتیں، ان کے لیے پاکستانی شہری اپنے بینکوں کے ذریعے اسٹیٹ بینک سے منظوری کے پابند ہوں گے۔

		اجازت حاصل کرنے کی پابند ہیں، جو مروجہ معیار پر پورا اترنے پر منحصر ہوتی ہے۔	
د	**پاکستانی شہریوں کی بیرونِ ملک انفرادی سرمایہ کاری**	موجودہ پالیسی کے تحت پاکستانی شہری اسٹیٹ بینک سے پیشگی اجازت لینے کے بعد انفرادی طور پر بیرون ملک لسٹڈ سیکورٹیز(listed securities) میں سرمایہ کاری کرسکتے ہیں۔ اسی طرح بیرونی ذیلی اداروں کے ریزیڈنٹ ملازمین اسٹیٹ بینک کی پیشگی منظوری سے صرف اپنی بنیادی کمپنی (پیرنٹ کمپنی) کے شیئر آپشن پلان میں شرکت کر سکتے ہیں۔ موجودہ پالیسی میں کوششوں اور خدمات (sweat equity) کے عوض کسی بیرون ملک کمپنی کے حصص کے حصول کے حوالے سے کوئی مخصوص شق موجود نہیں تھی۔	پاکستانی شہریوں کو اسٹیٹ بینک سے پیشگی منظوری حاصل کیے بغیر بیرون ملک لسٹڈ سیکوریٹیز میں سرمایہ کاری کرنے کی اجازت ہو گی۔ مجاز کمرشل بینکوں کو اجازت دی جائے گی کہ وہ درج ذیل شرائط کی تکمیل کے بعد بر آمدی کمپنیوں کی درخواستوں پر عمل کریں۔ 1۔ بینکوں کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ ایک کیلنڈر سال میں فہرستی کمپنیوں کے حصص کے حصول کے لیے ریزیڈینٹ افراد (پاکستانی شہریوں) کی طرف سے زیادہ سے زیادہ 25 ہزار ڈالر کی رقم ترسیل کریں، بشرطیکہ ان کی شیئر ہولڈنگ کسی بھی موقع پر سرمایہ کاری وصول کنندہ کمپنی (انویسٹی کمپنی) کے حصص سے ایک فیصد سے زیادہ نہ ہو۔ 2۔ بینکوں کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ پاکستان میں بنیادی کمپنیوں کے شیئر آپشن میں شرکت کے لیے غیر ملکی کمپنیوں کے ذیلی اداروں کے ریزیڈنٹ ملازمین کی طرف سے ایک کیلنڈر سال میں 50,000 ڈالر تک ترسیل کرسکتے ہیں، بشرطیکہ بنیادی کمپنی میں انفرادی ملازم کا حصہ سرمایہ کاری وصول کنندہ کمپنی کی 3 فیصد شیئر ہولڈنگ سے تجاوز نہ کرے۔

			3۔ریزیڈنٹ افراد اپنی کوششوں اور خدمات((sweat equity کے عوض بیرون ملک کمپنیوں کے حصص حاصل کر سکتے ہیں، کسی زری ترغیب کے بغیر بشرطیکہ کسی بھی موقع پر سرمایہ کاری وصول کنندہ کمپنی میں ان کی زیادہ سے زیادہ شیئر ہولڈنگ 20 فیصد حصص سے متجاوز نہ ہو۔